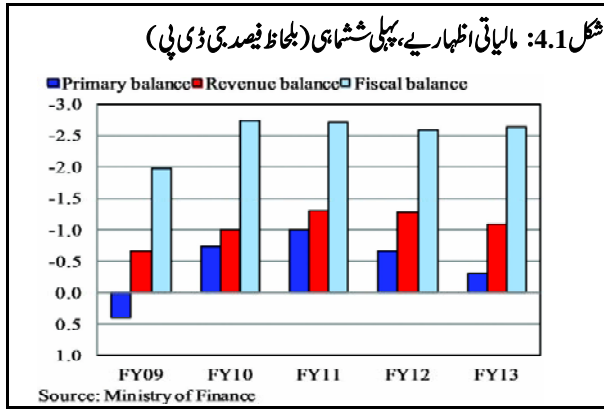


## 4 مالیاتی پالیسی اور سرکاری قرضہ

### 4.1 مالیاتی پالیسی



میں 13ء کی پہلی ششماہی میں مجموعی مالیاتی خسارہ گزشتہ مالی سال کی پہلی ششماہی جیسا (جی ڈی پی کا 2.6 فیصد) رہنے کا امکان ہے۔<sup>60</sup> تاہم زیر جائزہ مدت کے دوران بنیادی اور محصولاتی خسارے دونوں میں کمی واقع ہوئی جس کا سبب اتحادی سپورٹ فنڈ سے ملنے والے 172 ارب روپے اور صوبائی میزانیوں میں 96.5 ارب روپے کا فاضل ہے (شکل 4.1)۔<sup>61, 62</sup>

سالانہ بجٹ خسارے کے 4.7 فیصد بلحاظ جی ڈی پی کے ہدف کو پورا کرنا بظاہر مشکل ہے کیونکہ اب سال کے باقی حصے میں اتحادی سپورٹ فنڈ کی مزید رقم کی آمد نہیں ہو سکتی اور اس بات کا امکان ہے کہ صوبے اپنے بقایا جات تیسری سہ ماہی میں استعمال کریں گے۔

اس دشوار مالیاتی صورتحال کا باعث مندرجہ ذیل عوامل ہیں: (الف) ٹیکس محاصل کی کمزور نمو جو پہلی ششماہی کے دوران صرف 12.0 فیصد بڑھے جبکہ مئی 12ء کی پہلی ششماہی میں 25.4 فیصد نمو ہوئی تھی (جدول 4.1)، (ب) ملکی سرکاری قرضوں پر سودی ادائیگیوں کا بڑھنا جو مئی 12ء کی پہلی ششماہی میں 363.5 ارب روپے سے بڑھ کر رواں مالی سال کی پہلی ششماہی میں 508.0 ارب روپے ہو گئیں اور (ج) بیرونی فنڈ ختم ہونے کی وجہ سے مہنگے مقامی ذرائع پر بھاری انحصار کے ساتھ ساتھ بجٹ خسارے کی نامناسب مالکاری کا آمیزہ۔

میں 13ء کی پہلی ششماہی کے دوران کل بجٹ خسارے کو مقامی ذرائع خصوصاً بینکاری نظام کے ذریعے پورا کیا گیا تھا جس کے گرائی اور نجی شعبے کے لیے دستیاب فنڈز کے حوالے سے مضمرات ہیں۔ اس مدت کے دوران غیر بینک ذرائع سے وسائل لانے کے عمل میں کمی واقع ہوئی جس کی وجہ ادارہ جاتی سرمایہ کاروں کا اپنے ٹریڈری بلز کی تحویل کا کم کرنا تھا۔<sup>63</sup> میں 13ء کی پہلی ششماہی میں قومی بچت اسکیموں میں سرمایہ کاری خاصی بڑھی (تفصیلات کے لیے سیکشن 4.2)۔

<sup>60</sup> میں 13ء کی حتمی نامیہ جی ڈی پی سال کے آغاز میں وفاقی حکومت کی جانب سے کی گئی پیش گوئی سے مختلف رہنے کا امکان ہے۔

<sup>61</sup> بہتری کے باوجود محاصل کا توازن بدستور منفی ہے جو کہ مالیاتی ذمہ داری اور تجدید قرضہ ایکٹ کے تحت فاضل محاصل کی شرط کے خلاف ہے۔

<sup>62</sup> اگست 2012ء میں اتحادی سپورٹ فنڈ سے 1.12 ارب ڈالر اور دسمبر 2012ء میں 0.69 ارب ڈالر وصول ہوئے تھے۔

<sup>63</sup> ٹریڈری بلز پر شرح سود کم ہونے کی بنا پر ایکویٹی منڈی ایک متبادل بن گئی ہے۔ مزید برآں میوچل فنڈز پر ٹیکس شرح بینکوں کی آمدنی کے مقابلے میں خاصی کم تھی جس کی وجہ سے کچھ بینکوں نے میوچل فنڈز کے ذریعے سرمایہ کاری کی تھی۔ تاہم میں 13ء کے بجٹ میں دونوں ٹیکسوں کی شرحوں کے درمیان فرق کم ہو جانے کی وجہ سے میوچل فنڈز کے ذریعے اپنی رقم کے استعمال سے بینک زیادہ فائدہ نہیں حاصل کر سکیں گے۔

جدول 4.1: سرکاری مالیات کا خلاصہ۔ پہلی ششماہی (ارب روپے)					
فہرست نمبر	م 13ء	م 12ء	م 13ء	م 12ء	م 13ء ممت
کل حاصل	28.8	14.7	1461.8	1135.3	3376
ٹیکس محصولات	12.0	25.4	1012.7	904.6	2626
غیر ٹیکس وصولیاں	94.7	-14.0	449.1	230.6	750
کل اخراجات	25.1	12.7	2086.5	1667.8	4480
جاری	23.1	14.1	1721.7	1399.2	3430
ترقیاتی	20.3	11.1	277.8	231.0	1050
غیر شناخت شدہ	131.3	-17.1	87.0	37.6	
مجموعی خسارہ	17.3	8.6	624.7	532.5	1105
ذریعہ مالکاری:					
بیرونی وسائل			-1.4	34.0	135
اندرونی وسائل			626.1	498.5	971
بینک			557.9	302.0	484
غیر بینک			68.1	196.5	487
فیصد جی ڈی پی					
مجموعی مالیاتی خسارہ			2.6	2.6	4.7
محاصل کا خسارہ			1.1	1.3	0.2
بنیادی خسارہ			0.3	0.7	0.8
نوٹ: نومبر 2011ء میں بی ایس ایز کے قرضوں کی یکپارگی کے لیے 1391 ارب روپے ادائیگی کو شامل کرنے کے بعد م 12ء کی پہلی ششماہی کا مجموعی محاصل کا اور بنیادی خسارہ بالترتیب 4.5 فیصد، 3.0 فیصد اور 2.5 فیصد ہو گیا۔					
ماخذ: وزارت خزانہ					

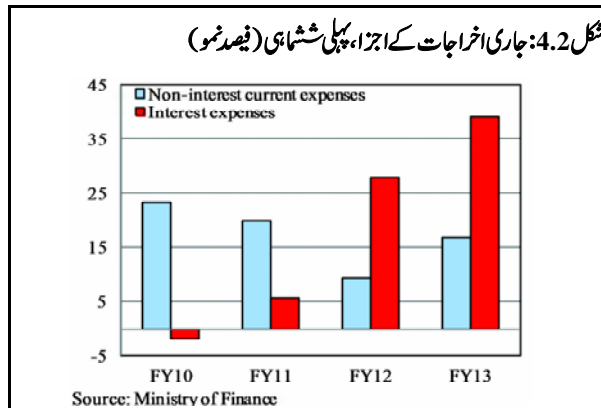
**محاصل**  
اگرچہ م 13ء کی پہلی ششماہی میں مجموعی محاصل میں 28.8 فیصد اضافہ ہوا تاہم جمع کیے گئے ٹیکس صرف 12.0 فیصد تھے۔ اس کی سب سے بڑی وجہ وفاقی ٹیکس محاصل میں سست روی تھی جس میں م 13ء کی پہلی ششماہی میں صرف 8.6 فیصد نمو ہوئی جبکہ گذشتہ سال کے اسی عرصے کے دوران 25.0 فیصد نمو ہوئی تھی (جدول 4.2)۔ پیٹرولیم ڈیولپمنٹ لیوی کی وصولیوں سے اس نمو میں مدد ملی تھی کیونکہ ایف بی آر کی ٹیکس وصولیوں میں کافی پست نمو ہوئی تھی۔ م 13ء کی پہلی ششماہی کے دوران ایف بی آر ٹیکسوں کے عبوری اعداد و شمار سے صرف 5.7 فیصد نمو نظر آتی ہے جبکہ گذشتہ سال 27.1 فیصد نمو ہوئی تھی۔ ان حالات میں ایف بی آر کے لیے سال کے اختتام پر ٹیکسوں کے ہدف (2,381 ارب روپے) کا حصول مشکل ہوگا۔<sup>64</sup>

سیلز ٹیکس اور بلا واسطہ ٹیکسوں میں سست روی کی وجہ سے یہ کام مزید دشوار ہو جائے گا۔ سیلز ٹیکس میں جو حکومت کے لیے محاصل جمع کرنے کا سب سے بڑا

ذریعہ ہے، رواں سال کی پہلی ششماہی میں صرف 1.7 فیصد نمو ہوئی جبکہ م 12ء کی پہلی ششماہی میں 36.0 فیصد نمو ہوئی تھی۔ وسیع البنیاد ویلیو ایڈڈ ٹیکس کو متعارف نہ کرانے کے علاوہ مختلف صنعتوں کو دیے گئے استثناء، ٹیکس چوری اور قوم کی واپسی اور چھوٹ کے لیے جعلی دعووں سے ٹیکسوں کی وصولی متاثر ہوئی۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ حال ہی میں ایف بی آر نے بعض مصنوعات (بشمول مشروبات، سیمنٹ اور چینی) پر ٹیکس شرح کم کر دی ہے جو ماضی میں محاصل جمع کرنے کا اہم ذریعہ رہے ہیں۔ اس کے علاوہ اشیاء سازی کے اداروں پر ایک فیصد دودھ بولڈنگ ٹیکس ختم کر دیا گیا ہے جس سے مجموعی ٹیکس وصولیوں پر مزید اثرات پڑے۔ مزید برآں چینی، صارفین برقی اشیاء اور آٹومبیلوں کی مقامی پیداوار میں کمزور نمو اور درآمدات میں کمی سے وفاقی حکومت کی ٹیکس وصولیوں پر منفی اثرات مرتب ہوئے۔ واضح رہے کہ ایف بی آر اب خدمات پر ٹیکس وصول نہیں کرتا جسے اب صوبائی حکومت کو منتقل کر دیا گیا ہے (صوبہ سندھ نے م 12ء میں اور پنجاب نے م 13ء میں وصولی کا آغاز کیا)۔

<sup>64</sup> حال ہی میں ایف بی آر نے اپنا ہدف کم کر کے 2,191 ارب روپے کر دیا ہے۔ ہماری رائے ہے کہ ہدف پر اس نظر ثانی کا ایک جزوی سبب م 13ء میں پنجاب کی طرف سے خدمات پر سیلز ٹیکس کی وصولی ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ ایف بی آر اب اس ذریعے سے ٹیکس جمع نہیں کرے گا، اور اختتام دہر تک ایف بی آر م 13ء کے ہدف کا صرف 38.6 فیصد جمع کر پایا تھا اور مذکورہ بالا وصولی اس کی کمی کی وجہ تھی۔

جدول 4.2: ٹیکس اور غیر ٹیکس حاصل۔ پہلی ششماہی				
فیصد نمو		ارب روپے		
میں 13ء	میں 12ء	میں 13ء	میں 12ء	
12.0	25.4	1,012.7	904.6	ٹیکس حاصل
5.9	30.9	331.3	312.9	براہ راست ٹیکس
1.5	29.3	446.0	439.3	اشیا اور خدمات پر ٹیکس
0.2	-4.5	53.8	53.7	ایکسائز ڈیوٹی
1.7	36.0	392.2	385.7	سیلز ٹیکس
14.6	17.0	108.0	94.2	بین الاقوامی تجارت پر ٹیکس
84.4	41.3	69.8	37.9	دیگر ٹیکس
183.8	-42.7	57.6	20.3	پٹرولیم لیوی
94.7	-14.0	449.1	230.6	غیر ٹیکس حاصل
10.1	6.6	26.4	24.0	منافع اور منافع منقسمہ
-3.8	30.0	100.0	104.0	اسٹیٹ بینک کا منافع
3,715.6	-93.1	176.8	4.6	دفعہ
-15.3	-48.5	7.6	8.9	گیس پر ترقیاتی سرچارج
12.8	-0.7	29.8	26.4	رانائی
73.2	14.7	108.6	62.7	متفرق
28.8	14.7	1,461.8	1,135.3	مجموعی حاصل
یادداشت				
8.6	25.0	942.0	867.4	وفاقی ٹیکس
89.7	33.9	70.7	37.2	صوبائی ٹیکس
ماخذ: وزارت خزانہ				



مجموعی حاصل کا ایک اور اہم ذریعہ بلا واسطہ ٹیکس ہے۔ بلا واسطہ ٹیکس نمومس 12ء کی پہلی ششماہی میں 30.9 فیصد سے رواں سال کی پہلی ششماہی کے دوران کم ہو کر 5.9 فیصد ہو گئی جس کی وجوہات یہ ہیں: (الف) ایف بی آر زیادہ لوگوں کو ٹیکس کے دائرہ کار میں نہیں لایا، (ب) انکم ٹیکس بریکٹوں کو بہتر بنایا گیا تاکہ چھوٹے ٹیکس گزاروں کو فائدہ پہنچے اور (ج) بینکوں سے نقد نکلوانے کی قابل ٹیکس سطح کو دگن کر کے 50 ہزار روپے کر دیا گیا۔

اس کے نتیجے میں رواں سال کی پہلی ششماہی کے دوران مجموعی ٹیکس میں 154 ارب روپے کی کمی ہوئی۔<sup>65</sup> تاہم یہ کمی زیادہ تر اتحادی سپورٹ فنڈ کی وصولی کے باعث غیر ٹیکس حاصل کی وجہ سے زائل ہو گئی۔

#### اخراجات

گذشتہ کئی برسوں کے دوران مسلسل بجٹ خسارے کے ساتھ ساتھ مہنگے مقامی ذرائع سے خسارے کی مالکاری کا نتیجہ سودی اخراجات میں تیزی سے اضافے کی صورت میں نکلا ہے (شکل 4.2)۔ ملکی سودی ادائیگیوں کا جاری اخراجات میں جو حصہ م س 11ء کی پہلی ششماہی میں 22.2 فیصد تھا وہ بڑھ کر م س 12ء کی پہلی ششماہی میں 26.0 فیصد تک، اور رواں مالی سال کے اسی عرصے میں 29.5 فیصد تک جا پہنچا۔ یہ اضافہ مالیاتی خسارے کی بڑھتی ہوئی ناپائیداری کے علاوہ قرضے اور خسارے کے چکر میں جا پھنسنے کے بڑھتے ہوئے خطرے کی طرف اشارہ کرتا ہے۔

<sup>65</sup> عام رجحان یہ ہے کہ سالانہ ٹیکس حاصل کا 44.4 فیصد عموماً سال کی پہلی ششماہی میں جمع ہو جاتا ہے تاہم رواں سال ہدف کا محض 38.6 فیصد جمع کیا جا سکا۔

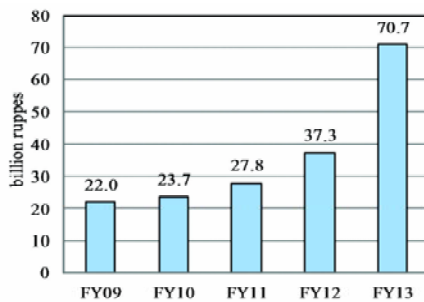
جدول 4.3: اخراجات کی تفصیل - پہلی ششماہی				
فہرست نمبر		ارب روپے		
م 13ء	م 12ء	م 13ء	م 12ء	
23.1	14.1	1721.7	1399.2	جاری
32.2	8.3	1253.3	948.2	وفاقی
45.8	13.9	919.4	630.7	سرکاری خدمت عامہ
39.1	28.0	552.6	397.2	سودی ادائیگیاں
16.1	52.4	74.1	63.8	پنشن
14.4	-28.4	94.6	82.7	گرانٹس
127.5	1.0	198.2	87.1	دیگر خدمات
5.5	13.2	256.6	243.3	دفاع
6.2	19.6	33.5	31.6	انتظام عامہ اور سائنسی
2.7	-47.1	43.8	42.7	دیگر
3.9	28.5	468.4	451.0	صوبائی
20.3	11.1	277.8	231.0	ترقیاتی
21.7	65.6	251.5	206.7	پی ایس ڈی پی
10.0	75.8	129.0	117.3	وفاقی
36.9	53.8	122.5	89.4	صوبائی
8.3	-70.8	26.3	24.3	دیگر ترقیاتی اور خالص قرض گاری
131.3	-17.1	87.0	37.6	غیر شناخت شدہ
25.1	12.7	2086.5	1667.8	کل

ماخذ: وزارت خزانہ

دوسرا اہم مالیاتی رساؤ سرکاری شعبے کے اداروں اور بجلی کے شعبے کو دی جانے والی زراعت کا ہے۔ مالی حکام نے م 13ء کے بجٹ میں مجموعی طور پر 208.6 ارب روپے کے اعانتی بل کا اندازہ کیا تھا تاہم رواں مالی سال کی پہلی ہی ششماہی میں تقریباً 80 فیصد رقم خرچ ہو چکی ہے۔ سرکاری شعبے کے اداروں میں فیصلہ کن اصلاحات کا نہ ہونا بجلی کے شعبے میں مسلسل گردش قرضے اور اجناسی مالکاری کے تحت واجب الادا وصولیوں کی وجہ سے مزید اعانتی ادائیگیوں کی ضرورت ہوگی۔ اس سے یہ امکان ظاہر ہوتا ہے کہ مجموعی زراعت تخمینہ رقم سے ایک بار پھر خاصی متجاوز ہو جائے گی۔

پنشن کی ادائیگیوں، دفاع اور سرکاری شعبے کے ترقیاتی اخراجات قابو میں رہے تاہم نامعلوم اخراجات میں تیزی سے اضافہ باعث تشویش ہے (جدول 4.3)۔ پاکستان کا مالیاتی کھانا مرتب کرنے والے افراد م 13ء کی پہلی ششماہی میں خرچ ہونے والے 87.0 ارب روپے شناخت نہ کر سکے جس سے مالیاتی مصارف کا تفصیلی تجزیہ دشوار ہو گیا۔

شکل 4.3: صوبوں کی ٹیکس وصولی

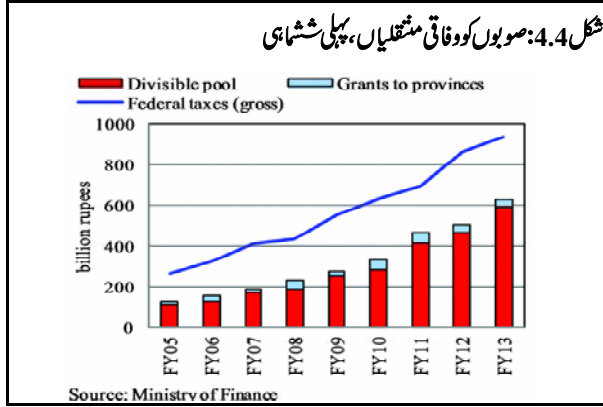


Source: Ministry of Finance

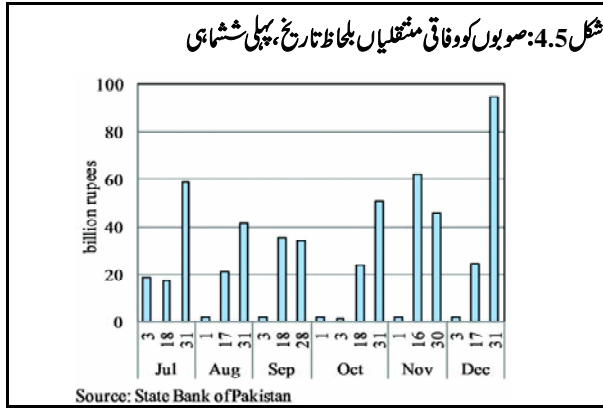
#### صوبائی مالیاتی سرگرمیاں

رواں مالی سال کے ابتدائی چھ ماہ کے دوران صوبوں نے وسائل اکٹھا کیے جس سے ان کے ٹیکس محاصل تیزی سے بڑھے اور وہ م 13ء کی پہلی ششماہی میں 89.7 فیصد اضافے کے نتیجے میں 70.7 ارب روپے ہو گئے (شکل 4.3)۔ جیسا کہ پہلے بیان کیا گیا ہے، یہ نمونہ اور پنجاب کی طرف سے خدمات پر سبز ٹیکس کی وصولیوں کے

باعث ہوئی جو اس سے قبل ایف بی آر کرتا تھا۔ اگرچہ دونوں صوبوں کے لیے یہ ایک نیا ٹیکس تھا تاہم ان دونوں میں ٹیکس وصولی کی نمو (110.1 اور 79.0 فیصد بالترتیب) سے ظاہر ہوتا ہے کہ ایف بی آر کے مقابلے میں صوبے اس قسم کا ٹیکس جمع کرنے میں زیادہ بہتر ہیں۔



م 13ء کی پہلی ششماہی میں وفاقی حکومت سے صوبوں کو قابل تقسیم پول میں حصے اور اضافی گرانٹ کی مد میں فنڈز کی زیادہ رقم ملی (شکل 4.4)۔<sup>66</sup> اسی طرح رواں مالی سال کی پہلی ششماہی ان کے مجموعی محاصل میں 30.2 فیصد کا شاندار اضافہ ہوا جبکہ گزشتہ سال کے اسی عرصے کے دوران 10.0 فیصد نمو ہوئی تھی۔



دلچسپ بات یہ ہے کہ محاصل میں بلند اضافے کے باوجود صوبائی اخراجات اس طرح نہیں بڑھے۔ م 13ء کی پہلی ششماہی میں صوبوں کے کل اخراجات میں صرف 9.2 فیصد اضافہ ہوا جبکہ گزشتہ سال 31.4 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ زیر جائزہ مدت کے دوران جاری اور ترقیاتی دونوں اخراجات میں نمو خاصی کم رہی۔

نتیجتاً م 13ء کی پہلی ششماہی کے اختتام پر صوبوں نے 96.5 ارب روپے فاضل دکھائے

(جدول 4.4)۔ تاہم صوبوں میں وفاقی منتقلیوں کے طرز سے یہ نتیجہ اخذ کیا جاسکتا ہے کہ ان کے پاس 30 دسمبر 2012ء تک متوازن بجٹ تھا۔<sup>67</sup> 31 دسمبر 2012ء کو صوبوں کو 94.8 ارب روپے موصول ہوئے جو م 13ء کی پہلی ششماہی میں ریکارڈ کیے گئے فاضل کے تقریباً برابر ہیں (شکل 4.5 اور جدول 4.5)۔

<sup>66</sup> دلچسپ بات یہ ہے کہ م 13ء کی پہلی ششماہی میں قابل تقسیم پول سے صوبوں کو منتقلیاں گزشتہ مالی سال کی پہلی ششماہی کے مقابلے میں 27.1 فیصد زائد رہیں حالانکہ ایف بی آر کے ٹیکسوں میں نمو کم ہوئی۔ ان منتقلیوں میں گزشتہ سال کے کچھ تقایمات بھی شامل ہیں۔

<sup>67</sup> م 13ء کی پہلی سرمایہ میں صوبوں کے پاس 85.4 ارب روپے فاضل تھے۔ معلوم ہوتا ہے کہ م 13ء کی دوسری سرمایہ کے آخر تک ان کو تقریباً اتنی ہی رقم کا خسارہ تھا۔

جدول 4.4: صوبوں کی مالیاتی سرگرمیاں - پہلی ششماہی (ارب روپے)					
بلوچستان	خیبر پختونخوا	سندھ	پنجاب	تمام صوبے	مکس 13ء
74.2	112.4	213.9	340.4	740.9	مجموعی حاصل
63.2	96.4	154.1	278.6	592.2	وفاقی حاصل میں حصہ
0.5	1.9	32.3	36.0	70.7	ٹیکس
1.9	2.2	13.6	16.8	34.5	غیر ٹیکس
8.7	11.9	13.9	9.0	43.5	وفاقی قرضے اور مشغلیاں
55.7	100.5	168.3	274.1	598.6	مجموعی اخراجات
43.0	75.4	139.1	218.7	476.1	جاری
12.7	25.1	29.3	55.3	122.5	ترقیاتی
18.5	11.9	45.6	66.4	142.3	مجموعی رقم
-22.1	-14.2	-20.5	-39.6	-96.5	مالکاری*
64.1	97.6	158.8	248.6	568.9	مجموعی حاصل
52.7	74.6	124.2	214.6	466.0	وفاقی حاصل میں حصہ
0.5	1.6	18.1	17.2	37.3	ٹیکس
0.6	6.7	2.9	13.6	23.8	غیر ٹیکس
10.4	14.7	13.6	3.2	41.9	وفاقی قرضے اور مشغلیاں
49.5	87.4	154.6	256.8	548.4	مجموعی اخراجات
41.3	66.0	144.0	207.7	458.9	جاری
8.3	21.5	10.6	49.1	89.4	ترقیاتی
14.5	10.1	4.1	-8.2	20.6	مجموعی رقم
-13.1	3.8	-11.6	9.1	-11.8	مالکاری*
* شماریات میں تفاوت کی بنا پر مجموعی رقم اور مالکاری کے اعداد و شمار یکساں نہیں ہیں۔					
ماخذ: وزارت خزانہ					

#### 4.2 مجموعی قرضے اور واجبات

مکس 13ء کی دوسری سہ ماہی میں ملکی سرکاری قرضوں میں 108.7 ارب روپے کا اضافہ ہوا جو دسمبر 2012ء کے اختتام پر 136 ارب روپے تک پہنچ گئے۔ مکس 13ء کی پہلی سہ ماہی کے مقابلے میں دوسری سہ ماہی میں قرضوں کی نموست روی کا شکار رہی کیونکہ پہلی سہ ماہی میں 535.4 ارب کے قرضے لیے گئے تھے (جدول 4.6)۔ اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ مکس 13ء کی پہلی سہ ماہی میں جو قرضے حاصل کیے گئے وہ اس مدت کے لیے وفاقی حکومت کی مالکاری ضروریات سے زیادہ تھے اسی لیے مکس 13ء کی دوسری سہ ماہی میں حکومت نے مالکاری کے ایک حصے کو بینکوں میں امانتوں سے پورا کیا جس سے نئی قرض گیری کے لیے ضرورت کم ہو گئی۔<sup>68</sup>

<sup>68</sup> مکس 13ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران مالیاتی خسارہ 340.8 ارب روپے رہا جو کہ اسی عرصے کے دوران ملکی قرضہ جات کے اسٹاک (208.6 ارب روپے) سے کہیں زیادہ تھا کیونکہ حکومت کو قرض گیری کے ذریعے فنڈز اکٹھے کرنے کے بجائے مرکزی بینک کے پاس اپنی امانتوں کو استعمال کرنا پڑا۔ مکس 13ء کی پہلی سہ ماہی میں اتحادی سپورٹ فنڈ کی مدد میں تقریباً 106 ارب روپے ادائیگی اور کرنشل بینکوں سے بھاری قرضوں کے باعث مرکزی بینک کے پاس کل وقتی امانتوں میں اضافہ ہو گیا تھا۔ یہ رقم موجود ہونے کی بنا پر مکس 13ء کی دوسری سہ ماہی میں حکومت کو قرض گیری کی ضرورت کم پڑی۔

جدول 4.5: اسٹیٹ بینک کے پاس صوبائی کھاتوں میں فنڈ کی منتقلیاں							
ارب روپے							
پنجاب		سندھ		خیبر پختونخوا		بلوچستان	
فنانسنگ کی تاریخ	رقم	فنانسنگ کی تاریخ	رقم	فنانسنگ کی تاریخ	رقم	فنانسنگ کی تاریخ	رقم
پہلی سہ ماہی	98	پہلی سہ ماہی	65.6	پہلی سہ ماہی	45	پہلی سہ ماہی	23.1
03.07.2012	10.3	03.07.2012	5	03.07.2012	3.3	18.07.2012	1.4
18.07.2012	8.2	18.07.2012	4.7	18.07.2012	2.9	30.07.2012	3.7
31.07.2012	29.7	31.07.2012	16.1	31.07.2012	9.5	17.08.2012	1.7
17.08.2012	11	17.08.2012	5	01.08.2012	2.1	31.08.2012	7.5
31.08.2012	17.8	31.08.2012	9.9	17.08.2012	3.4	17.09.2012	1.1
17.09.2012	21	18.09.2012	7.5	31.08.2012	6.5	28.09.2012	7.7
		28.09.2012	17.3	03.09.2012	2.1		
				18.09.2012	6		
				28.09.2012	9.4		
					57.2		
				01.10.2012	2.1		
				18.10.2012	3.9		
دوسری سہ ماہی	144.6						
03.10.2012	1.7	دوسری سہ ماہی	79.3	31.10.2012	8.5	دوسری سہ ماہی	29.2
17.10.2012	11.7	18.10.2012	6.4	01.11.2012	2.1	18.10.2012	2
31.10.2012	21.9	31.10.2012	12.8	16.11.2012	11.4	31.10.2012	7.4
16.11.2012	31.9	16.11.2012	16.7	30.11.2012	7.2	16.11.2012	2.5
30.11.2012	20.3	30.11.2012	11.2	03.12.2012	2.1	30.11.2012	7.1
17.12.2012	12.2	17.12.2012	6.7	17.12.2012	3.6	17.12.2012	2
31.12.2012	44.9	31.12.2012	25.4	31.12.2012	6.3	31.12.2012	8.1
کل (جولائی تا دسمبر)	242.6		144.9		102.2		52.3

ماخذ: بینک دولت پاکستان

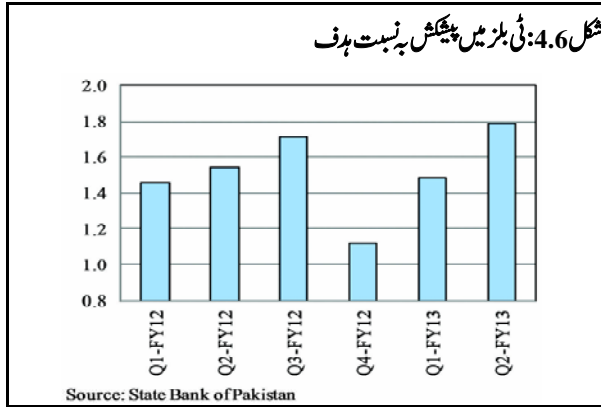
پاکستان کے بیرونی قرضوں کے معاملے میں مئی 13ء کی پہلی ششماہی کے دوران آئی ایم ایف کو قرضوں کی واپسی اور نئے قرضوں کی غیر موجودگی کے باعث بیرونی قرضوں و واجبات میں 2.2 ارب ڈالر کمی ہوئی<sup>69</sup>

بہر حال زیر جائزہ مدت کے دوران ملکی قرضوں پر بھاری سودی ادائیگیوں اور زرمبادلہ کی خراب آمدنی کے باعث قرض کی واپسی کی صلاحیت کے دونوں اظہاریوں میں بگاڑ آیا۔<sup>70</sup>

<sup>69</sup> تاہم روپے کے لحاظ سے بیرونی قرضوں میں کمی اتنی نمایاں نہیں رہی کیونکہ آخر جون 2012ء کے مقابلے میں آخر دسمبر 2012ء میں امریکی ڈالر کے مقابلے میں روپے کی قدر 2.6 فیصد گر گئی۔  
<sup>70</sup> ملکی قرضوں کی پائیداری معلوم کرنے کے لیے وفاقی ٹیکس محاصل بہ نسبت ملکی قرضوں کی واپسی، اور بیرونی قرضوں کی پائیداری جاننے کے لیے بیرونی قرضوں کی واپسی بہ نسبت زرمبادلہ کی آمدنی کے تناسب استعمال کیے گئے ہیں۔

جدول 4.6: قرضوں کا بوجھ				
ارب روپے				
مہ 13ء میں تجدیدیں		مدت کے آخر میں اسٹاک		
دوسری سہ ماہی	پہلی سہ ماہی	دسمبر 2012ء	جون 2012ء	
87	561	15,235	14,587	مجموعی قرضہ اور واجبات
109	535	13,568	12,924	سرکاری قرضہ
129	549	14,600	13,922	مجموعی قرضہ
209	482	8,329	7,638	الف۔ ملکی سرکاری
25	16	322	281	ب۔ ملکی سرکاری ادارے
-105	52	5,949	6,002	ج۔ بیرونی
-42	12	635	665	مجموعی واجبات
-47	9	400	438	د۔ ملکی
5	3	236	227	ہ۔ بیرونی

ماخذ: بینک دولت پاکستان



### ملکی قرضے کے اجزا

ملکی قرضوں کے اندر مہ 13ء کی پہلی سہ ماہی میں عرصیت کے خا کے میں جو بہتری دیکھی گئی تھی وہ رواں مالی سال کی دوسری سہ ماہی میں بھی جاری رہی۔<sup>71</sup>

### رواں قرضہ

مہ 13ء کی پہلی سہ ماہی میں 15 کھرب کے عرصیت مکمل کرنے والے ٹی بلز کے علاوہ مہ 13ء کی دوسری سہ ماہی میں دیگر 11 کھرب روپے کے ٹی بلز کی عرصیت مکمل ہوئی۔<sup>72</sup> جیسا کہ پیشکش اور ہدف کے بڑھتے ہوئے تناسب سے ظاہر ہوتا ہے، اگرچہ مہ 13ء کی دوسری سہ ماہی میں بینک ٹی بلز میں سرمایہ کاری کرنے کے خواہاں تھے تاہم وفاقی حکومت نے شرح سود میں شاید مزید کمی کی توقع کے پیش نظر اپنا خسارہ نسبتاً سستے ذرائع سے پورا کرنے کا فیصلہ کیا جیسے اپنی امانتوں سے رقم نکالنا اور اسٹیٹ بینک سے قرض لینا (شکل 4.6)۔ نتیجتاً مہ 13ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران عرصیت منہا کر کے ٹی بلز کی قبولیت 64 ارب روپے رہی جبکہ مہ 13ء کی پہلی سہ ماہی میں 276.4 ارب روپے اکٹھا ہوئے تھے۔

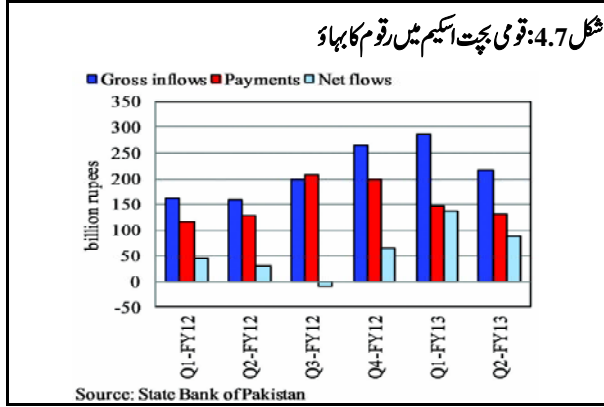
### غیر فنڈ قرضہ

مہ 13ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران قومی بچت اسکیموں کے ذریعے خالص رقم کی آمد پہلی سہ ماہی کے مقابلے میں بدستور مضبوط رہی۔ اپریل 2012ء میں ادارہ جاتی سرمایہ کاری کسی حد تک بحال کرنے کی اجازت دی گئی تھی جو مہ 13ء کی پہلی سہ ماہی میں بظاہر بلند ترین سطح تک پہنچ گئی (شکل 4.7)۔ مزید برآں قومی بچت اسکیموں کی قوم کی واپسی مہ 12ء کی تیسری سہ ماہی میں بلند ہونے کے بعد کم ہو گئیں جس کی ممکنہ وجہ اقتصادی رابطہ کمیٹی کا (اپریل 2011ء میں) قومی بچت اسکیموں میں ادارہ جاتی سرمایہ کاری پر پابندی لگانا تھا۔

<sup>71</sup> ملکی قرضوں میں رواں قرضوں کے تناسب میں گزشتہ سال کی نسبت آخر دسمبر 2012ء میں 0.6 فیصدی درجہ کی ریکارڈ کی گئی۔

<sup>72</sup> خاص طور پر گزشتہ قرضوں کے تصفیے کے لیے اکٹھا کیے گئے 195 ارب روپے مالیت کے 12 ماہی ٹی بلز کی عرصیت اس دوران مکمل ہوئی۔





جدول 4.7: ملکی قرضوں پر سودی ادائیگیاں۔ پہلی ششماہی			
ارب روپے			
مطلق فرق	م 13ء	م 12ء	
30.7	78.7	48.0	مستقل
109.5	286.1	176.6	رواں
102.4	196.1	93.6	فریڈریلز (بنیام کیے ہوئے)
15.5	22.6	7.1	تین ماہی
-51.8	24.7	76.5	چھ ماہی
138.8	148.8	10.1	بارہ ماہی
7.1	90.1	83.0	ایم آر ٹی بی
6.3	121.0	114.7	غیر فز
148.8	500.2	351.4	مجموعی سودی ادائیگیاں *
* اسٹیٹ بینک اور وزارت خزانہ کے اعداد و شمار کے درمیان فرق کی وضاحت کے لیے فٹ نوٹ 16 دیکھئے۔			
یادداشتی اجزا			
ملکی قرضوں پر سودی ادائیگیاں / وفاقی ٹیکس محصولات (صوبوں کو منتقلی کے بعد)	143.0	87.6	
ماخذ: بینک دولت پاکستان			

#### مستقل قرضہ

م 13ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران مستقل قرضوں کے ذریعے رقم کے حصول میں تیزی سے کمی ہوئی کیونکہ حکومت صرف 62.9 ارب روپے جمع کر سکی جبکہ گذشتہ سہ ماہی میں 130.5 ارب روپے جمع ہوئے تھے۔ گذشتہ چھ سہ ماہیوں میں یہ پہلی مرتبہ ہوا تھا کہ پی آئی بی نیلامیوں کی مجموعی قبول کردہ رقم اپنے ہدف سے کم رہی۔ ایک طرف بینکوں کے پاس پہلے ہی ستمبر 2012ء کے اختتام پر پی آئی بی میں 11 کھرب کا انکشاف تھا اور وہ اپنے انکشاف میں اضافہ کرنے سے گریزاں تھے جبکہ دوسری طرف حکومت سستے ذرائع کی موجودگی میں طویل مدتی آلات کے ذریعے قرض لینے کے لیے رضامند نہیں تھی۔<sup>73, 74</sup>

#### ملکی قرضوں پر سودی ادائیگیاں

م 13ء کی پہلی ششماہی کے دوران ملکی قرضوں پر سودی ادائیگیوں میں 42.4 فیصد سال بسال اضافہ ریکارڈ کیا گیا۔<sup>75</sup> اس اضافے میں ایک حصہ 12 ماہی ٹی بلز کی ادائیگیوں کا تھا (جدول 4.7)۔<sup>76</sup>

تاہم وفاقی ٹیکس محاصل (صوبوں کو منتقلی نکال کر) جن سے ملکی قرضوں کی ادائیگی کی صلاحیت کا تعین ہوتا ہے،

م 13ء کی پہلی ششماہی کے دوران بڑھتی ہوئی سودی ادائیگیوں کے ساتھ رفتار قائم نہ رکھ سکے جس سے ملک کے قرضوں کی پائیداری میں فرسودگی کا اشارہ ملتا ہے (جدول 4.7)۔

73 پینٹیکش اور ہدف کا باہمی تناسب م 13ء کی پہلی سہ ماہی میں 2.9 گنا تھا جو کم ہو کر دوسری سہ ماہی میں 1.6 گنا ہو گیا۔

74 م 13ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران حکومت نے پی آئی بی کی نیلامیوں سے 90 ارب روپے ہدف کے برخلاف 62.9 ارب روپے جمع کیے۔

75 یہ اعداد و شمار سیکشن 4.1 میں دیے گئے سودی ادائیگیوں کے اعداد و شمار کے مماثل نہیں کیونکہ وزارت خزانہ سال کے دوران ٹی بلز پر اصل سودی ادائیگی کو درج کرتی ہے جبکہ اسٹیٹ بینک مجموعی بنیاد پر سودی ادائیگیوں کا حساب کرتا ہے۔

76 م 12ء کی پہلی ششماہی کے دوران بارہ ماہی ٹی بلز میں کی گئی خاصی سرمایہ کاری کے سبب اس کی توقع بھی تھی۔

جدول 4.8: بیرونی قرضہ اور واجبات			
ملین امریکی ڈالر			
فرق	آخر دسمبر 2012ء	آخر جون 2012ء	
-2,171.0	63,662.5	65,833.5	مجموعی بیرونی قرضہ اور واجبات
-771.9	45,351.2	46,123.1	حکومتی بیرونی قرضہ
-1,172.6	6,164.4	7,337	آئی ایم ایف سے قرضہ
22.4	2,424.6	2,402.2	بیرونی واجبات
-473.7	5,873.3	6,346.9	نئی شعبے کے بیرونی قرضہ جات
251.7	1,775.6	1,523.9	سرکاری اداروں کے بیرونی قرضہ جات
-27.0	2,073.30	2,100.30	کمپنیوں کے ایک دوسرے کو دیے گئے قرضے
			یادداشتی فہرست
	12.0	9.0	بیرونی قرضوں کی واپسی / زرمبادلہ آمدنی
	18.1	19.9	درآمدی ہفتے
ماخذ: بینک دولت پاکستان			

جہاں تک س 13ء کے دوران اضافی قرض گیری کا تعلق ہے، تقریباً 45 فیصد ٹی بل اسٹاک آخر دسمبر 2012ء تک بارہ ماہ کے تمسکات پر مشتمل تھا جن کی واپسی س 14ء میں ہوگی۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ س 13ء کی دوسری ششماہی میں قرضوں کی واپسی میں تھوڑا ریلیف ملے گا۔

#### بیرونی قرضہ

یہ بات حوصلہ افزا ہے کہ پاکستان کے بیرونی قرضہ و واجبات میں مسلسل کمی ہوئی اور س 13ء کی پہلی ششماہی کے دوران 2.2 ارب ڈالر گھٹ گئے (جدول 4.8)۔ اس کی بڑی وجہ آئی ایم ایف کو واپسی ہے۔

بیرونی قرضوں میں کمی کے باوجود آخر جون کے مقابلے میں پاکستان کی بیرونی ضرر پذیری میں اضافہ ہوا ہے۔ خاص طور پر بیرونی قرضوں کی واپسی اور زرمبادلہ کی آمدنیوں کے تناسب میں بگاڑ دیکھا گیا جو جون 2012ء میں 9.0 فیصد سے بڑھ کر دسمبر 2012ء میں 12.0 فیصد ہو گیا (جدول 4.8)۔ مزید برآں درآمدی ہفتوں میں ناپی جانے والی درآمدی کوریج میں بھی کمی واقع ہوئی جو آخر جون 2012ء میں 19.9 ہفتوں سے کم ہو کر آخر دسمبر 2012ء میں 18.1 ہفتے رہ گئی۔